تلخیص ABSTRACT

Name of the Scholar : Abdul Hameed
Name of the Supervisor : Prof. Qazi Obaidur Rahman Hashmi
Department : Urdu
Title of the Thesis : **Rasheed Hasan Khan : Hayat Aur Adabi Khidmat**

رشید حسن خاں کا شمار اردو ادب کے معتبر اور مقتدر محققوں میں کیا جاتا ہے۔ انھوں نے تحقیق و تدوین کے میدان میں جو کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں، اردو تحقیق و تدوین ایسی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ قاضی عبدالودود، حافظ محمود خاں شیرانی، مولانا امتیاز علی عرشی نے بھی اس میں اپنی فطری جولانیاں دکھائی ہیں اور تحقیقی احتساب کے روایت کی بنیاد ڈالی۔ رشید حسن خاں نے اس روایت کی توسیع کی، اور انھوں نے یہ ثابت کیا کہ تحقیقی و تدوینی کام کے لیے صرف علم کافی نہیں بلکہ اس فعل سے مزاجی مناسبت درکار ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میدان میں جانب داری اور منافقت کا گزر نہیں۔ ان کے مزاج میں تحقیق سے جو مناسبت تھی اس کا اثر ان کے ذریعے کیے گئے تحقیقی و تدوینی کاموں میں صاف طور پر دکھائی دیتا ہے۔

باب اوّل ''رشید حسن خاں حالات زندگی و شخصیت'' پر مبنی ہے، اس میں ان کی مکمل حالاتِ زندگی، تعلیم، ازدواجی و معاشی حالات، علمی و ادبی کارنامے کے علاوہ ان کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

دوسرا باب ''رشید حسن خاں بحثیت محقق'' کے نام سے معنون ہے۔ اس باب میں رشید حسن خاں کے وضع کردہ تحقیقی و تدوینی اصول و نظریات کے علاوہ ان کے ذریعے کیے گئے نامور ادیبوں پر تبصرے پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہمارے تحقیق نے حق گوئی و بے باکی کا جو نمونہ پیش کیا ہے۔ رشید حسن خاں نے اس کی پاسداری کی ہے۔ ان کی کتاب ''ادبی تحقیق، مسائل اور تجزیہ''، ''تدوین، تحقیق، روایت'' میں ان کے نظریے کی کارفرمائی نظر آتی ہے۔ موجودہ تحقیق جس راستے پر گامزن تھی اس پر قدغن لگایا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ بہت سے لوگ جو تحقیق کو صرف خانہ پری کا کام سمجھتے تھے اور تحقیق کے میدان میں اپنا زور قلم صرف کرتے تھے اہتمام کا دامن پکڑنے میں ہی اپنی کامیابی سمجھی۔ رشید حسن خاں نے خود عملی تحقیق کا جو نمونہ پیش کیا وہ موجودہ محققین کے لیے درسِ عبرت ہے۔

تیسرا باب ''رشید حسن خاں بحیثیت مدون'' دراصل دوسرے باب کی توسیع ہے۔ انھوں نے جو اصول ونظریات وضع کیے تھے اس کا عملی نمونہ خود پیش کیا ہے۔ ان کے نزدیک تدوین کا مقصد ہے متن کو منشائے مصنف کے اعتبار سے پیش کرنا۔ چونکہ تدوین تحقیق کے جملہ مراحل سے گزر کر ہی معرضِ وجود میں آتی ہے انھوں نے جو تحقیقی اصول ونظریات پیش کیے آگے چل کر اس کا عملی نمونہ فسانۂ عجائب، باغ و بہار، مثنوی سحرالبیان، مثنویات شوق، مثنوی گلزارنسیم، مصطلحات ٹھگی اور زٹل نامہ جیسے کلاسیکل متن کی تدوین کی شکل میں پیش کیا۔

باب چہارم ''رشید حسن خاں بحیثیت نقاد'' میں ان کے تنقیدی نگارشات پر گفتگو کی گئی ہے۔ گرچہ وہ ایک محقق، مدون، ماہرزبان وقواعد کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں لیکن ان کی تنقیدی نگارشات بھی اردو تنقید میں اضافے کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کی تمام کتابوں اور مضامین میں تنقیدی عناصر کی جلوہ گری تو ہے ہی لیکن انھوں نے باقاعدہ اس سے متعلق دو کتابیں ''تلاش وتعبیر اور تفہیم'' تصنیف کی ہیں۔ ان میں شامل مضامین سے ان کے تنقیدی تصورات کی آگاہی ہوتی ہے۔

باب پنجم ''زبان وقواعد کے ذیل میں رشید حسن کی خدمات'' ہے۔ رشید حسن خاں اصلاحِ املا، صحت الفاظ اور زبان و بیان کی قواعد نگاری میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ان کے ذریعے لکھی گئی کتابیں اردو املا، زبان اور قواعد، عبارت کیسے لکھیں، اردو کیسے لکھیں، انشا اور تلفظ کے علاوہ قواعد زبان و بیان پر لکھے گئے مضامین سے ان کی لسانی خدمات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

باب ششم ''رشید حسن خاں کی خطوط نگاری'' ہے۔ انسانی زندگی میں خطوط کی بڑی اہمیت رہی ہے۔ خط لکھنے کے کئی بہانے ہوسکتے ہیں مثلاً جی ہلکا کرنا، نجی مشاہدات وتجربات میں دوسروں کو شریک کرنا۔ اس ضمن میں ان کے خطوط کافی اہمیت رکھتے ہیں۔ رشید حسن خاں نے مختلف وقتوں میں لوگوں کو جو خطوط لکھے تھے۔ ان کے انتقال کے بعد ڈاکٹر ٹی آر رینا نے اسے یکجا کر کے اپنے مقدمے کے شائع کیا۔ رشید حسن خاں کے خطوط ہمارے لیے کافی سودمند ہیں۔ اس کے ذریعے سے ہم ان کی علمی و غیرعلمی نثر میں فرق کرسکتے ہیں۔ ان کی نجی زندگی کو قریب سے سمجھ سکتے ہیں۔ الغرض رشید حسن خاں متن اور روایت متن، تالیف متن، تنقید متن، تحشیۂ متن، تحقیق متن، تاریخ متن، تاریخ کتابت متن، تاریخ طباعت متن، تصحیح متن، ترتیب متن اور تعلیقاتِ متن کے لوازم اصول کو بروئے کار لاتے ہوئے تحقیقی وتدوینی کام انجام دیے۔